© rasailojaraid.com

ہم نہ تجھے پہچانے

بارگاہِ رسولؐ میں نذرانۂ عقیدت

جناب شمس نوید عثمانی

تو تھا خدا کا "حرفِ آخر" مانے کوئی نہ مانے
تیری نوا سے ہوش میں آئے صدیوں کے دیوانے
سنتے سنتے سوئے لیکن ہم تیرے افسانے

چھوٹ چلے لرزاں ہاتھوں سے ایماں کے پیمانے
ہم نہ تجھے پہچانے

تیری نظر کے سوز سے پگھلا برفیلا اندھیارا
تیری فغانِ نیم شبی سے کانپ اٹھا جگ سارا
ہم لیکن سینوں میں لئے ہیں دل کا بجھا انگارا

سوزِ حقیقت سے خالی ہیں خوابوں کے ویرانے
ہم نہ تجھے پہچانے

غارِ ثور کو اوجِ یقیں پر اڑ جانا سکھلایا
جنگ و جدل کو گھائل لب سے رازِ وفا سمجھایا
طائف کے پتھراؤ سے دل کے شیشے کو ٹکرایا

جو تھے خون آشام درندے تیرے بنے پروانے
ہم نہ تجھے پہچانے

تیری پرستش کو آمادہ تھے سرکش شیطان،
تو جتلایا "صرف نبی ہوں اور عاجز انسان"
خود ہی معصومانہ دعویٰ! خود روشن برہان!!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بارِ نبوت، مہرِ نبوت تیرے مقدس شانے!
ہم نہ تجھے پہچانے

خود ہی آخری ناوک افگن خود پہلا نخچیر
خود ہی جس منزل کا داعی خود اس کا رہگیر
خود حسنِ ایماں کا مصور، خود اس کی تصویر
ایسی حقیقت "زندہ حقیقت" کب دیکھی دنیا نے
ہم نہ تجھے پہچانے

عجز میں سب سے عاجز بندہ، عظمت میں شہزادہ
ننگے قدموں سے زمیں پر پیشِ خدا استادہ
سلطنتیں دنیا کو بخشیں فقر کا خود دلدادہ
خود کانٹوں کی سیج پہ لیکن پھولوں کے نذرانے
ہم نہ تجھے پہچانے

تو ہی نہیں تو کون سکھائے جینے کے انداز
مرگِ عمل سے ڈوب چلی ہے دھڑکن کی آواز
سہمی ہوئی ہیں ایماں کی فضائیں شل ہیں پرِ پرواز
دم ہے فسانہ گو کا لبوں پر، زندہ ہیں افسانے
ہم نہ تجھے پہچانے

کاش خدا کی قدرت سے تو سن لے مری فریاد
خاک سے اٹھ کر خاک کو چھو لے آہِ دلِ برباد
ہم بربادوں کو تو کر لے اپنی دعا میں یاد
پھر سے چھلک جائیں گیتی پر رحمت کے پیمانے
ہم نہ تجھے پہچانے

© rasailojaraid.com